REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹م۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۲/۱۷ | ۸ صلح ۱۳۴۲ ہش | ۸ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۷ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ رات کو ہلکا سا بخار محسوس ہوتا رہا۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل ضعف بہت رہا۔ دل کی درد تو نہیں اٹھی البتہ دل پر دباؤ سا محسوس ہوتا رہا"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواست دعا ربوہ ۷ جنوری۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی طبیعت سوزش بول کی تکلیف کے باعث تا حال ناساز ہے۔ احباب جماعت آپکی شفائے کامل و عاجل کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے اس کے بغیر کشف حقائق نہیں ہوتا

ضروری ہے کہ ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے انسان پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے

"قبل از وقت ابتلا ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن فرق نمودار ہو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو یہ کبھی نہیں ہوتا۔۔۔۔ بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی۔ آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو جو عالم الغیب اور یعلم السّر و الخفی ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے اور بدوں امتحان اور آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے۔ امتحان یا آزمائش سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائق مخفیہ کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اسکی حقیقت ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اسکی خوبیوں پر اطلاع ملے۔۔۔۔ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ٭ زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے بغیر اس کے کشف حقائق نہیں ہوتا"۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۹ و صـ۳۰)

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ بوقت صبح بچی عطا فرمائی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ آپ کا چوتھا بچہ ہے۔ دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے ہی عطا فرمائے ہوئے ہیں نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد نیز خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور علی الخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

محترم قاضی محمد یوسف صاحب کی وفات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مردان سے بذریعہ ٹیلی فون اور بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ سابق صوبہ سرحد مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعہ کے دن نماز جمعہ کے وقت مسجد احمدیہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت قاضی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی تھے اور عرصہ دراز تک جماعت ہائے احمدیہ سرحد کے امیر رہے۔ اور ان کے ذریعہ کثیر التعداد لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ بہت مخلص اور سلسلہ احمدیہ کے فدائی بزرگ تھے اور بہت کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور دیگر عزیزوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۵/۱/۶۳

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ جنوری ۱۹۶۳ء

اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں

ہفت روزہ "المنبر" لائلپور کا فہمیدہ اور جہاں دیدہ ایڈیٹر اپنے اداریہ مورخہ ۲۳/۱۲/۶۲ میں رقمطراز ہے :-

"یہاں مسلم لیگ (کنونشن) مسلم لیگ (کونسل)، نظام اسلام، مجلس احرار، جمعیت علمار اسلام، جماعت اسلامی یہ سبھی جماعتیں ایک دوسرے سے زیادہ بلند آہنگی کے ساتھ "اسلامی نظام" کے قیام کی علمبردار ہیں اور بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ نظام اسلام کے سربراہ کار، اخلاقی قیادت اور اسلامی دستور کو اپنا موٹو بنا چکے ہیں، مسلم لیگ کنونشن کے صدر، اسلام کو تجدد سے محفوظ رکھنے کو زندگی موت کا مسئلہ قرار دے رہے ہیں اور انہوں نے سورہ فاتحہ کو ہر تقریر کے متن کی حیثیت دینے کے بعد باقاعدہ اعلان فرما دیا ہے کہ ہر مسلم لیگی کو نماز پڑھنا ہوگی اور شریعت کی پابندی کرکے دوسروں کو اپنے عمل سے متاثر کرنا ہوگا۔" جمعیت علماء اسلام تو ہے ہی علماء کی جماعت، رہی جماعت اسلامی تو بلاشبہ وہ سب سے زیادہ اسلام کی داعی، اسلام کی شارح اور اسلامی نظام کا مخصوص تصور و نقشہ اپنے سامنے رکھتی ہے — لیکن ان سب کے دعاوی کو ایک جانب رکھئے اور پھر اس پہلو کو بھی ملحوظ رکھئے کہ یہ تمام جماعتیں اس اصولی اور بنیادی طریق کار پر متفق ہیں کہ اسلامی نظام کے قیام کا واحد طریق یہ ہے کہ حکومت کے اختیارات پر قبضہ کیا جائے اور اس اقتدار کے ذریعہ اسلامی نظام قائم کیا جائے اور اس کے ساتھ جائزہ لیجئے کہ "اسلامی نظام" کا نصب العین اور اقتدار کے ذریعہ اصلاح معاشرہ دقیا، نظام اسلامی پر ان سب کا اتفاق، انہیں اس بات پر آمادہ نہیں کر سکا کہ یہ سب اکٹھے ہو جائیں اور ایک ہی جماعت بنا کر (اگر بالفرض جماعت بنانا درست و مفید ہو) اپنے مقصد کے حصول کے لئے کامیاب کوشش کریں۔

اس کے بعد مایوسی میں آپ فرماتے ہیں :-

"بالفاظ دیگر آج کا ماحول یہ ہے کہ سیاست اور دین دونوں کے نام پر ملک میں شدید قسم کا اضطراب ہی نہیں انتشار برپا ہے اور پوری قوم پر ایک ایسی فضا طاری ہے، جسے بے یقینی، افراتفری اور انارکی سے اگر تعبیر کیا جائے تو کچھ زیادہ غلط نہ ہوگا۔

"ایک طرف احوال و ظروف کی وہ اہمیت جس کا حوالہ ہم نے آغاز گفتگو میں دیا اور دوسری جانب قوم کے سربراہ کاروں کا یہ طرز عمل — کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ صورت حال اس لائق ہے کہ اس کی کوکھ سے پیدا ہونے والا مستقبل روشن ہوگا؟ انتشار و انارکی کا یہ مہیب ماحول بجائے خود تشویش انگیز ہے لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس پورے ملک کا کوئی ایک گروہ یا شخصیت ایسی نہیں جو باہمی سر پھٹول سے دامن کشاں ہو اور اس کی موثر حیثیت ملک کو اس خطرے سے بچانے کا ذریعہ بن سکے جو انتشار و انارکی کا قطعی نتیجہ ہے، کیا ہمارے ملک کے ذی شعور افراد اس مرحلے میں اپنے فرائض محسوس نہیں کر رہے اور کیا وہ مغربیت زدگی کے موجود ہر گردو پیش سے بلند تر ہو کر اخوت اسلامی کے اساس پر تعمیر نو کا کوئی ولولہ اپنے اپنے دل میں بیدار نہیں پا رہے؟"

اداریہ کے آغاز میں معاصر نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ :-

"مشرق کا نقشہ انتہائی تیزی سے بدل رہا ہے، اس منطقے میں طاقت کا توازن تقریباً درہم برہم ہو چکا ہے۔ پاکستان کے حلیف اور خود غرض ممالک شہد کی مکھی سے زیادہ تیز بینی اور چیونٹی سے زیادہ ذکاوت حس کا ثبوت مہیا کر رہے ہیں، اور واشنگٹن ہی نہیں ماسکو، پیکن، دہلی اور لندن انتہائی حساس انگلیوں سے پاکستان کی نبضوں کا جائزہ لے رہے ہیں، بالفاظ دیگر دنیا بھر کی اقوام اس لمحے میں دیکھ رہی ہیں کہ یہ قوم جس نے اس بنیاد پر ایک مملکت قائم کی تھی کہ اس کا ایک مذہب ہے جو عیسائیت کی طرح شخصی مذہب نہیں بلکہ اجتماعی اور انفرادی دونوں زندگیوں کو اپنے احاطے میں لاتا ہے اور یہ قوم مدعی بن کر سامنے آئی تھی کہ یہ معیشت، معاشرت، سیاست اقتصاد اور قانون، تمام پہلوؤں کو اپنی آئیڈیالوجی کے مطابق ترتیب دے گی اور اسی آئیڈیالوجی کے اساس پر وہ بنیان مرصوص کی حیثیت اختیار کرے گی — اب اقوام عالم دیکھ رہی ہیں کہ اتنا اونچا بول بولنے والی قوم موجودہ صورت حال سے کس طرح عہدہ برآ ہوتی ہے، وہ اس امریکہ سے کیا معاملہ طے کرتی ہے جو امریکہ اسے روٹی کپڑا گھی تیل اور اسلحہ و بارود مہیا کرتا ہے، وہ روس اور چین سے کیا طرز عمل اختیار کرتی ہے اور بوڑھے و مکار برطانیہ کی ڈپلومیسی اور برطانیہ کے شاگرد رشید بھارت سے کس طرح عہدہ برآ ہوتی ہے۔

عالمی نگاہیں جس قوم پر گڑی ہوئی ہیں اور جو قوم فی الحقیقت ایک ایسے مقام پر لا کھڑی کر دی گئی ہے کہ اگر وہ اس وقت گر جاتی ہے تو کم از کم اس صدی میں تو دوبارہ اس کے سنبھلنے کی توقع نہیں کی جا سکتی، اب دیکھنا ہے کہ اس قوم کے ذمہ دار عناصر اس نازک صورت حال کا مقابلہ کس طرح کر رہے ہیں؟" (المنبر لائلپور)

باقی باتوں کو تو الگ رہنے دیجئے اس حقیقت پر ہی غور کیجئے کہ جس ملک میں کم از کم پانچ سیاسی جماعتیں الگ الگ اسلام کے نام پر کھڑی ہو رہی ہیں وہ دنیا کے سامنے اپنے ملک کا اور اسلام کا کیا مضحکہ خیز منظر پیش نہیں کرتا اور ایسے ملک سے دنیا "خیر" کی کیا امید کر سکتی ہے۔ امریکہ برطانیہ اور بھارت ایسے ملک کے متعلق کیا تصور کر سکتے ہیں اور اقوام متحدہ کی انجمن ایسے ملک کو کیا وقعت دے سکتی ہے؟

کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہوگا کہ خواجہ ناظم الدین سے لے کر مودودی صاحب تک سے اسلام کو بخشوا لیا جائے۔ اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ سیاست کا کھیل ضرور کھیلیں مگر اسلام کے نام پر نہ کھیلیں۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ حکومت کوئی ایسا قانون نافذ کرے جس کی رو سے اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنانا ممنوع قرار دیا جائے۔ معاصر المنبر کا اداریہ یہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ مختلف جماعتیں خود برسر اقتدار آنے کے لئے اسلام کا نام استعمال کر رہی ہیں (باقی صفحہ ۲)

خدائے پاک کا فرمان کون روکے گا

دلوں میں اُٹھا ہے طوفان کون روکے گا
ہے سخت حملۂ ایمان کون روکے گا
خدائے پاک کا فرمان لے کے نکلے ہیں
خدائے پاک کا فرمان کون روکے گا
تمہارے فلسفے باطل تمہاری صنعت ہیچ
یہ حق کا ذکر ہے قرآن کون روکے گا
عمل میں جلوہ کناں اُسوۂ رسول اللہ
جبیں میں اللہ کی ہے شان کون روکے گا
جنون جوش میں پھر آ گیا ہے تنویر
ہے عقل ششدر و حیران کون روکے گا

(تنویر)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی افتتاحی تقریر

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے جو افتتاحی تقریر فرمائی اسے افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۶ دسمبر بوقت ۹-۱۵ بجے صبح زیر صدارت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید و نظم سے ہوا جس کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آغاز تقریر میں آپ نے سورۃ النصر کی آیات کی تلاوت فرمانے کے بعد السلام علیکم کہا اور پھر فرمایا۔

گزشتہ سال جلسہ کے پہلے دن جو صدمہ پہنچا تھا اس کی یاد نے اس وقت گو میرے دل کو بھی مغموم بنا رکھا ہے۔ اور آپ لوگوں کو بھی ضرور وہ وقت آج کے دن یاد آکر صدمہ کو تازہ کرنے کا موجب ہوگا۔ مگر بہرحال یہ اجتماع ہمارے لئے خوشیوں اور برکات کا پیغام لانے والا ہے۔ یہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت سالانہ ہے

جو آپ نے اپنی جماعت کو دی۔ اور جس میں شمولیت کو آپ نے حتی الامکان ضروری قرار دیا۔ اس سے بڑھ چڑھ کر فائدہ اٹھانے کی نصائح فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا یہاں آنا بہت بہت مبارک فرمائے اور جس مقصد کے لئے آپ کو بلایا گیا تھا اس کو پورا کریں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر جائیں۔ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ غفلت سے کام لیتے ہیں۔ ان کو مخاطب کرکے بیان کیا جاتا ہے تو غور سے نہیں سنتے ایسے ہی لوگ ہیں جو کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں اب

جلسہ کی کارروائی

شروع ہوگی۔ اور جو کچھ آپ کی صاحب علم بہنیں، بیٹیاں اور بھائی آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ ان کو گوش ہوش سے سنیں

اور دل میں جگہ دیں۔ یہ لوگ آپ کو اپنے گھر سے الگ چیز کچھ نہیں دے رہے۔ یہ تو تقسیم کرنے والے خادم ہیں۔ جو آپ کو آپ کے آقا کی دی ہوئی دولت اور وہی خزانے جو مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو دیئے اور دیئے جاتے رہیں گے (انشاء اللہ) آپ کے سامنے حاضر کر رہے ہیں۔ تاکہ ایمان تازہ ہوں۔ اور جو آپ نے پہلے سنا اس کے نقوش گہرے ہوں اور جو نہیں سنا اس سے مستفیض ہوں پس یہ آوازیں جو آپ کے کان میں پڑیں گی ان کو بالواسطہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آوازیں سمجھیں۔ اور ادب سے غور سے انہماک سے بصد شوق سنیں نیز

اپنے دلوں کو صاف رکھیں

خصوصیت سے ان ایام میں استغفار میں مشغول رہیں۔ آپس کے رنج اور کینوں اور بدگمانیوں کو دلوں سے دھو ڈالیں۔ اور صفائی قلب، ہمدردی اور محبت کا عہد صدق نیت سے کرلیں۔ نیک باتیں سنیں اور نیک باتیں پیچھے رہنے والوں کو اور یہاں بھی اپنے ساتھیوں کو جو نہ سن سکے ہوں پہنچائیں۔ جب ایک باغ میں ہم داخل ہوتے ہیں تو پھل بھی دیکھتے ہیں اور پھول بھی۔ مگر کہیں کہیں کانٹے بھی ضرور ہوتے ہیں۔ آپ اگر پھل کھانے گل ہائے رنگارنگ سے آنکھوں کو طراوت پہنچانے اور ان کی خوشبو سے مشام جان کو معطر کرنے کی نیت سے آئیں گے۔ تو پھر اس گلشن مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کیا کچھ نہیں۔ لیکن بعض لوگ ہوتے ہیں جو آتے ہی کانٹے چننے کی نیت سے ہیں۔ جن کو انہوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تلاش کرنا ہے۔ نہ ملیں گے تو

اپنے دلوں کے کانٹے

ہی نکال نکال کر ہزار ترکیبوں اور مکاریوں

سے آپ کو بھی چبھونے کی کوشش کریں گے تاکہ آپ کے لباس تقویٰ و ایمان میں کوئی نہ کوئی کھونچ تو کسی نہ کسی طرح لگا ہی سکیں۔ ایسے لوگ خواہ چند ہزار کے مقابل محض ایک عدد ہی ہوں مگر خطرناک ہیں۔ یہ ایسی راہوں سے اور ایسے ایسے بھیس بدل کر آتے ہیں کہ معاذ اللہ پس بہت سمجھ اور ہوشیاری سے ہمیشہ بچ کر آئیں۔

اس زہر کا تریاق

دعا، استغفار اور نصرت الٰہی کا کثرت سے طلب کرنا ہے۔ اس سے کام لیں۔ ہم آپ سب کمزور ہیں اگر ہمارے مولیٰ کی مدد شامل حال نہ ہو۔ اب تو کثرت سے ماشاء اللہ اور کثیر تعداد میں کسی کسی ایسے وجود کا بھی گھل مل جانا آسان ہے۔ جب تھوڑے لوگ آتے تھے۔ ان دنوں کا خود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کا ایک واقعہ

سنیں۔ ایک دفعہ ہمارے گھر میں کچھ احمدی مہمان عورتیں آئی ہوئی تھیں۔ انہی میں مل کر ایک عورت چادر میں لپٹی لپٹائی بیٹھی تھی جب رات ہوئی تو اس نے کچھ فضول باتیں کرنی شروع کردیں۔ ایک دو لڑکیوں اور عورتوں نے مجھے بتلایا کہ یہ عورت کہہ رہی ہے کہ نبی کیا ایسے ہوتے ہیں کہ پلاؤ بھی کھالیں اور انڈے بھی۔ مرغی بھی؟ میں نے اسی وقت جاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔

"ابا! ایک عورت نیچے بیٹھی ہے وہ کہتی ہے کہ کیا نبی ایسے ہوتے ہیں کہ پلاؤ بھی اور انڈے مرغی بھی کھالیں"

آپ اس وقت کسی خاص غور و فکر کی حالت میں بالکل سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔ آپ بڑے جوش کی حالت میں اسی

طرح سیدھے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔

"کیا یہ بدبخت سمجھتے ہیں کہ تمام پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہی پیدا کی ہیں اپنے پیاروں کے لئے نہیں؟"

اس وقت آپ کے چہرہ مبارک پر

ایک خاص کیفیت کا عالم طاری

تھا اور یہی اثر میرے دل پر پڑا اور رہا۔ کہ یہ جوش یہ غصہ آپ کو محض اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ لفظ نبی کے تحت آیا تھا۔ اور یہ غیرت اسی مقام کے لئے تھی۔ جو آپ کو عطا ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر اپنے محبوب آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آپ یہاں سے روحانی خزانوں سے جھولیاں بھر بھر لے جائیں۔ اور آپ کے دل نور ایمان سے پُر رہیں۔ مزید خیر کی راہیں کھلتی چلی جائیں۔ نیک اولادیں ہوں اور نیک نسلیں چلیں۔ احمدیت کی روحانی و ایمانی و اخلاقی ترقیوں کے ساتھ ترقی زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جائے۔

احمدیت کا غلبہ

تمام عالم پر ہو۔ اور شوکت اسلام خدا تعالیٰ ہمیں جلد دکھلائے۔ قادیان کی واپسی کی خوشیاں ہم جلد دیکھیں۔ ہمارے محبوب خلیفہ مصلح موعود کو اور ان کے قوت و بازو کو صحت بخش کر خدا تعالیٰ ہم پر کرم فرمائے۔ تفکرات کے بادل چھٹ جائیں۔ اندھیرے دور ہوں۔ پھر آب و تاب سے مسرت و رحمت کا سورج نکلے۔ روشنی پھیل جائے۔ آمین

اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

نوجوانوں کی تربیت

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۶)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک خط

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اوّل ان میں سب سے آگے تھے آپ کا ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب فتح اسلام میں درج فرماتے ہیں جو یہ ہے:-

"مولانا و مرشدنا و امامنا
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'
عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفاء دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ انکی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کی طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضرورت میں صرف ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار رہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔"

یہ جذبہ قربانی کس قدر شاندار ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے مقام بھی اسی کے مطابق دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی ان قربانیوں کے متعلق فرماتے ہیں:-

"حبی فی اللہ حکیم نورالدین صاحب بھیروی مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ فتح اسلام میں لکھ آیا ہوں لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقعہ دیا ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پہ بیان کر سکوں میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اس راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر ایک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اوّل درجہ کے نکلے۔"

(ازالہ اوہام طبع اوّل ص۷۷۷، ۷۷۸)

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنے مال کو خدا کے لئے قربان کیا۔ آپ کو قاعدہ یسرنا القرآن سے سینکڑوں روپیہ ماہوار کی اس زمانہ میں آمد تھی جب روپے کی قیمت بہت ہوتی تھی۔ اس آمد میں سے وہ اپنے لئے صرف تیس روپے ماہوار رکھتے تھے اور باقی سلسلہ کے لئے دے دیتے تھے۔ آخری سالوں میں مہنگائی ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے اپنے الاؤنس میں دس روپے اضافہ کر کے اسے چالیس روپے ماہوار کر دیا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تو ایک مزدور کی حیثیت رکھتا ہوں اسلئے اپنا حق فقط اسی قدر سمجھتا ہوں۔ باقی حق خدا تعالیٰ کے سلسلہ کا ہے۔ ایک مرتبہ ایک سال کے عرصہ میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دس ہزار روپیہ بھیجا۔ خود آخر تک کچے کوٹھے میں رہے جو وہ آپ کا دفتر اور بیٹھک اور سونے کا کمرہ تھا۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم نے بھی ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کے بعد سے قریباً چالیس سال تک دو ہزار روپیہ ماہوار سے اوپر چندہ دیا اور اشاعت اسلام پر خرچ کیا۔

اسی طرح اور بزرگ بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی مالی اور دوسری قربانیاں کرنے والے اس سلسلہ کو دیئے۔ ہمارے نوجوان ایسے بزرگوں کے حقیقی وارث بنیں اور قربانیوں کا شاندار نمونہ دکھائیں تا وہ دین کی شوکت ظاہر کرنے کا موجب بنیں اور اپنے خدا سے اس کا اجر پائیں۔

میں نے اس وقت مختصر طور پر صرف پانچ باتیں نوجوانوں کی تربیت کے لئے بیان کی ہیں۔ اگر ہمارے نوجوان ان پر عمل کریں اور مضبوطی دکھائیں تو وہ اپنے لئے اور سلسلہ کے لئے نہایت مفید بن سکتے ہیں دنیا کے معمولی کام بھی توجہ اور محنت چاہتے ہیں۔ دائمی امن اور دائمی راحت حاصل کرنے کے لئے کیوں پوری توجہ اور کمال محنت سے کام نہ لیا جائے۔ اگر ہم واقعی جدوجہد کریں تو اس گندے ماحول کو بدل کر اپنے لئے نیک ماحول بھی پیدا کر سکتے ہیں اور مالی اور دوسری ہر قسم کی قربانیوں سے دین کی رونق کو بھی بڑھا سکتے ہیں۔ قرآن کریم کو سمجھنے اور مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے صحیح استفادہ کرنے کی۔ اور نمازوں پر پوری طرح سے قائم ہو جانے کی۔ پھر یقیناً گوہر مقصود حاصل ہو جائے گا۔ اے اللہ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

لیڈر

(بقیہ ص۲)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کبھی اسطرح برسر اقتدار نہ آیا ہے اور نہ آئندہ آسکتا ہے۔ یہ تمام لوگ جو اسلام کے نام پر سیاست میں پارٹی بازی کر رہے ہیں اسلام کو بھی لادینی تحریکوں کی طرح ایک نظریاتی تحریک سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جسطرح دوسری لادینی تحریکیں نظریاتی۔ مثلاً اشتراکیت یا فاشیت برسر اقتدار آئی ہیں اسطرح اسلام کو بھی غالب کیا جا سکتا ہے۔ اور اس بات کو نہیں سمجھتے کہ لادینی نظریاتی تحریکوں کے سامنے ٹھوس دنیاوی مفاد ہوتے ہیں جنکو حواس خمسہ سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں اسلام ایک روحانی تحریک ہے۔

اس کا انحصار ایمان بالغیب اور معاد کے یقین پر ہے۔ اور جب تک اس کی جڑیں دلوں میں مضبوط نہ ہوں مؤثر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسلامی انقلاب حکومتی سطح پر نہیں بلکہ انسانی سطح پر ہی آسکتا ہے۔

درخواست دعا

میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں اور بے کار ہوں۔ احباب سلسلہ میری پریشانیوں اور بے کاری سے نجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

منشی محمد اسمٰعیل چنیوٹ

ایک مخلص خاتون کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ زینب صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالحی صاحب بٹ سیالکوٹی تین ماہ تک عوارض قلب سے بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲ جنوری ۱۹۶۳ء کو بعمر ۵۶ برس راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۳، ۴ جنوری کی درمیانی شب کو مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۴ جنوری کو بعد نماز جمعۃ المبارک محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں امانتاً دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم منشی محمد عبداللہ صاحب کی بہو تھیں اور نہایت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ قرآن مجید کے ساتھ خاص محبت تھی۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء میں جب آپ اپنے خاوند کے ہمراہ جنجہ مشرقی افریقہ میں مقیم تھیں تو آپ کے دینی شغف سے متاثر ہو کر حضرت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم و مغفور نے جو اس وقت جنجہ کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے تحریر فرمایا تھا کہ آپ "قرآن کو باترجمہ پڑھنے اور اسکے مطالب کو اخذ کرنے میں باقاعدگی کے ساتھ محبت اور خلوص سے کوشش کرنے والی ہیں۔"

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

حدیث انا آخر الانبیاء کی تشریح اور "پیغام صلح"

از مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

اخبار الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حدیث نبوی مندرجہ صحیح مسلم انا آخر الانبیاء وان مسجدی ھذا آخر المساجد کی تشریح میں محدثین کے طریق پر آخر المساجد سے مسجد نبوی مراد لے کر لکھا تھا:۔

"پس جب آپ کی مدینہ والی مسجد کے بعد اسلامی ملکوں میں لاکھوں کروڑوں نئی مسجدوں کے بننے سے ان مسجدی آخر المساجد کا مفہوم باطل نہیں ہوتا تو آپ کے بعد آپ کے کسی خادم اور شاگرد اور خوشہ چین کے نبوت کا انعام پانے سے آخر الانبیاء کے مفہوم میں کس طرح رخنہ پیدا ہو سکتا ہے"۔

اخبار پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تشریح پسند نہیں آئی بلکہ اپنے مضمون کے آخر میں انھوں نے اسے عقلمندی اور تقویٰ کے خلاف قرار دیا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"میاں صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آخر المساجد سے مراد انبیاء کرام کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے اور مسجد سے اینٹوں اور گارا کی بنی ہوئی مسجد نہیں بلکہ وہ طریق عبادت ہے جو دوسرے انبیاء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو تمام روئے زمین کو اپنی مسجد قرار دیا ہے جعلت لی الارض مسجدا۔ جب تمام روئے زمین آپ کی مسجد ہے تو آخر المساجد سے مدینہ والی اینٹوں اور گارا کی بنی ہوئی مسجد کیسے مراد ہو سکتی ہے لازماً اس سے وہ طریق عبادت مراد ہے جو تمام انبیاء وادیان کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میرا دین (یعنی طریق عبادت) آخری ہے"۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"پس انا آخر الانبیاء ومسجدی ھذا آخر المساجد کا مفہوم یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کا دین آخری دین ہے اور آپ پر تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں بقول حضرت مسیح موعودؑ:

"اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تأخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات آپ پر ختم ہو گئے"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶)

(اخبار پیغام صلح، ۷ نومبر ۶۲ء)

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح پر واضح ہو کہ اگرچہ انھوں نے حدیث آخر المساجد میں مسجد کے معنی طریق عبادت مراد لے کر آخر المساجد کے معنی آخری دین یا وہ طریق عبادت کئے ہیں جو تمام انبیاء وادیان کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھایا لیکن نتیجۃً مآل ان کی تشریح اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تشریح کا اس حد تک ایک ہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے کسی خادم اور شاگرد اور خوشہ چین کا مقام نبوت پانا ممکن ہے جب آخر المساجد کا مفہوم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے نزدیک آخر الادیان ہے تو اس قرینہ کے رو سے آخر الانبیاء کا مفہوم یہی ہوا کہ نیا طریق عبادت سکھانے والے یا بالفاظ دیگر نیا دین لانے والے انبیاء میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آخر الانبیاء کے ختم کمالات کے معنوں کے لحاظ سے جو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے لیکچر سیالکوٹ کے حوالہ سے پیش کئے ہیں آپ کی پیروی کے بعد آپ کی ختم نبوت کے فیض سے مستفیض ہو کر آپ کا کامل امتی مقام نبوت بھی پا سکتا ہے چنانچہ ختم کمالات کا مفہوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں بیان فرماتے ہیں:۔

وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللہ علی النبوۃ فالجواب انہ عزوجل ماسمّی ھذا الرجل نبیاً الّا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریۃ فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الامۃ ومن دون ذالک ادعا محض لا دلیل علیہ عند اھل الفطنۃ ولا معنی ختم النبوۃ علی فرد من غیر ان تختتم کمالات النبوۃ علی ذالک الفرد ومن الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضۃ وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الامّۃ

(الاستفتاء صفحہ ۱۶)

یعنی اگر کوئی معترض کہے اس امت میں نبی کیسے ہو گا جب کہ اللہ تعالےٰ نے نبوت پر مہر لگا دی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اس آدمی کا نام نبی صرف ہمارے رسول ہمارے سردار خیر البریہ کی نبوت کا کمال ثابت کرنے کے لئے رکھا ہے، کیونکہ نبی کا کمال کا ثبوت امت کے کمال کے بغیر متحقق نہیں ہو سکتا اس کے بغیر تو محض دعویٰ ہی ہو گا جس پر عقلمندوں کے نزدیک کوئی دلیل قائم نہیں ہوگی اور کسی فرد پر ختم نبوت کے معنے اس کے بغیر پائے نہیں جاتے کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات انتہا کو پہنچ جائیں اور بڑے کمالات میں سے نبی کا افاضہ میں کمال ہے اور وہ نمونہ کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا جو امت میں پایا جائے،

اور لیکچر سیالکوٹ میں اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی فرماتے ہیں:۔

"لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ"

(واتمت علیھم والی)

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۸)

پس ختم نبوت کے معنوں میں تأخر زمانی اور ختم کمالات کا جامع مفاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک یہ ہے کہ امت محمدیہ میں نبی ہو سکتا ہے مگر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپ کے افاضۂ کمالات نبوۃ سے اس مقام کو پا سکتا ہے نہ کہ براہ راست چنانچہ خاتم النبیین کے انہی معنے کے پیش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور اگرچہ بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ذرہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

اس حاشیہ کے آخر میں مسلمانوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہو گا کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا اور ایک پہلو سے امتی"۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

اس عبارت سے ظاہر ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اور خاتم النبیین کا مفہوم ایک ہی معنی کا حامل ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بھی بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش بھی ہے اور یہ قوت قدسیہ جامعہ کسی اور نبی کو نہیں ملی کہ اس پیروی کمالات نبوت بخشنے کے ساتھ نبی تراش بھی ہو۔

پس آخر الانبیاء کے مفہوم میں تأخر زمانی کے ساتھ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت کے ختم ہونے کے معنی ملحوظ ہوں تو ان معنی کا مفاد یہی بنتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور خاتم کمالات انبیاء ہونے کے لحاظ سے آخری نبی ہیں نہ کہ مطلق آخری نبی جو کہ ایڈیٹر پیغام صلح کے ملحوظ ہیں؛

شاید الاستفتاء کے حوالہ کے متعلق ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو یہ خیال ہو کہ استفتاء میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے

سمّیت نبیاً من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ۔

سو وہ یاد رکھیں کہ مجاز کے طریق پر نبی کا نام پانے سے آپ کی صرف یہ مراد ہے کہ آپ کی نبوت براہ راست نہیں بلکہ اس کا طریق حصول آنحضرت کا افاضہ روحانیہ ہے یہ مراد نہیں کہ آپ کو مقام نبوت نہیں ملا چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۵۰)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث زیر بحث کا مفاد آخر المساجد کے معنے آخری دین لے کر یہ ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیا دین لانے والے انبیاء میں سے آخری فرد ہیں لیکن آخر المساجد کے یہ معنے لینے سے وہ تحدید پیدا نہیں ہوتی جو دراصل آخر الانبیاء کے معنوں کو حاصل ہے کیونکہ ان معنوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف تشریعی انبیاء سے آخری فرد قرار پاتے ہیں غیر تشریعی مستقل انبیاء سے آخری فرد قرار نہیں پاتے لیکن آخر المساجد کے معنے محدثین کے طریق پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے چونکہ مسجد نبوی کئے ہیں اس لئے ان معنے میں آخر الانبیاء کا مفہوم اور زیادہ تحدید پیدا کرتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریعی انبیاء اور غیر تشریعی مستقل انبیاء کے تمام افراد سے آخری فرد بھی قرار پاتے ہیں اور آخر المساجد کی اس لطیف تشریح کے مطابق کہ مسجد نبوی کے بعد ساری زمین کے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت کے لئے مسجد ہونے اور کروڑوں مساجد کے مسجد نبوی کے بعد بنایا جانے کے باوجود ان معنوں میں مسجد نبوی آخری مسجد ہی رہتی ہے کیونکہ یہ سب مساجد مسجد نبوی کے تابع ہیں اور مسجد نبوی میں عبادت کا ثواب ان سے حسب حدیث صلوٰۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوٰۃ فی ما سواہ الا المسجد الحرام ہزار گنا زیادہ ہے مسجدی ہذا کا اطلاق اوپر کی حدیث میں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے متعلق ہی کیا ہے دیکھا لیے مسجدی ہذا آخر المساجد کی حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد المکۃ والمدینہ کے عنوان کے تحت درج کرکے اس سے بھی مسجد مدینہ ہی مرادلی ہے اور امام مسلم کے اسی عنوان کے پیش نظر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اس سے مسجد نبوی ہی مرادلی ہے حدیث جعلت لی الارض مسجداً آخر المساجد کے معنے مسجد نبوی مراد لینے کے خلاف نہیں کیونکہ مسجد نبوی کو آخر المساجد ثواب کی زیادتی کے لحاظ سے بھی قرار دیا گیا ہے از روئے حدیث بجز مسجد حرام کے علاوہ باقی ساری زمین کو سجدہ گاہ بنانے یا باقی مساجد میں نماز ادا کرنے کا وہ ثواب نہیں جو مسجد نبوی میں عبادت سے حاصل ہوتا ہے ایڈیٹر پیغام صلح کی تشریح کے لحاظ سے آخر الانبیاء کے معنے آخری تشریعی نبی قرار پاتے ہیں گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۶)

اور ریویو مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد اللہ چکڑالوی میں آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کرے لیکن اس طرح ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کا کمال بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دونوں تحریروں سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تشریح ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی تشریح سے زیادہ موافقت رکھتی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریعی انبیاء سے بھی آخری فرد ہیں اور غیر تشریعی مستقل انبیاء سے بھی آخری فرد ہیں پس آخر الانبیاء کے ان معنوں میں جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے بیان کئے زیادہ تحدید پائی جاتی ہے بہ نسبت ان معنوں کے جو ایڈیٹر پیغام صلح نے زیر بحث حدیث کے کئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے معنے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں نہ کہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے معنے۔ لہٰذا آخر الانبیاء کے معنوں کی زیادہ تحدید کے لحاظ سے ـــــ حضرت صاحبزادہ صاحب کے معنوں کو ترجیح دینا ہی مناسب ہے گو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح ان معنوں کو عقلمندی پر محمول قرار نہیں دیتے مگر ساری عقل صرف ان ہی کے حصہ میں ہی نہیں آئی اور نہ ہی وہ نقوی کے ٹھیکہ دار ہیں۔

(محمد نذیر لائلپوری)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے مقدور بھر کوشش کی ضرورت

مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ اپنے مکتوب گرامی میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلےٰ تحریک جدید کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:-

"آنجناب محترم کی طرف سے اشتہار بصورت اعلان چندہ مسجد زیورک سوئٹزرلینڈ بھیج کر عاجز کو ایک نہایت عمدہ موقع سعادت کا بخشا گیا ہے خاکسار نے سب سے پہلے اپنی اہلیہ صاحبہ کو حدیث من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ بتا کر آنجناب کی طرف سے تحریک جدید کا اعلان سنایا تو اہلیہ ام نے بڑی خندہ پیشانی اور انشراح صدر سے اپنی چھوٹی موٹی محنت سے اکٹھا کیا ہوا اپنی مقدرت کے چندہ پیش کر دیا۔"

اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کا مسلسل کام متقاضی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس کے لئے مقدور بھر کوشش کرے جس طرح چوہدری صاحب نے اپنے گھر میں مرکز کی تحریک پہنچانے کا اہتمام فرمایا اور جس طرح ان کی نیک بیوی نے لبیک کہا یہ مظاہرہ ہر احمدی گھرانے میں نظر آنا چاہیئے مکرم چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اخلاص ہو تو قرض کا بوجھ بھی خدمتِ دین میں مانع نہیں ہو سکتا

مکرم محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ ضلع ہزارہ ادائیگی چندہ تحریک جدید ادا فرما کر مطلع فرماتے ہیں:-

"قرضہ کا زیر بار ہوں لیکن تحریک جدید کا چندہ قرضہ لے کر یکمشت -/۱۰۳ روپے آج بذریعہ ڈرافٹ بھجوا رہا ہوں میرا ایمان ہے کہ یہ ادائیگی میری زیر باری کو کم کرنے ممد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ؟"

قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی زیر باری دور فرمائے اور انہیں اپنے خاص انعامات سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری سردار احمد صاحب ابن چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن کرم پورہ ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار باقاعدہ جب سے باہوش ہوا ہے چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ادا کر رہا ہے اور کرتا رہے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خاکسار ان دنوں ایک گھریلو الجھن میں پھنسا ہوا ہے اس لئے خاکسار کے حق میں دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس میں مجھے کامیابی عطا فرمائے آمین۔"

۲۔ مکرم محترم چوہدری عبد القادر صاحب ۵ لکھن لائنز کراچی ۹ سے تحریر فرماتے ہیں:-

"مبلغ -/۱۵۱ روپے بذریعہ کراس چیک ارسال کر رہا ہوں یہ رقم میں اپنے مرحوم والدین کی طرف سے مسجد احمدیہ فرانکفورٹ جرمنی کے لئے ادا کر رہا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میری اہلیہ عرصہ سے صحت کی خرابی کی وجہ سے پریشانی کا موجب بنی ہوئی ہے علاج سے مستقل افاقہ معلوم نہیں ہوتا علاوہ ازیں چند اور گھریلو پریشانیاں بھی ہیں۔"

۳۔ مکرم محمد احمد صاحب قمر محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ محترمہ محمودہ ثروت بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سلیم صاحب صدر قانونگو شہر سیالکوٹ نے تحریک جدید کی اہمیت بتانے پر دفتر دوم میں پہلے سال سے کر انیس سال کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

۴۔ چٹاگانگ مشرقی پاکستان سے مکرم میجر جی ایم اقبال صاحب -/۲۵۱ روپے کا چیک ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"حسب معمول دعاؤں کا محتاج ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اہلیہ تا حال بیمار ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ میری اپنی چھینکی کی تکلیف بھی یہاں آکر زور پکڑ گئی ہے۔"

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان سب مخلص بھائیوں اور بہنوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سب سے زیادہ مالی قربانی کرنے کا جذبہ

مکرم نواب زادہ میاں عباس احمد خاں صاحب نے اپنا وعدہ تحریک جدید سال ۲۹/۱۹ ۸۰۰/- روپے سے ۱۱۰۰/- روپے کر دیا ہے تاکہ لاہور کے کسی دوست کے وعدے سے بھی آپ کا وعدہ کم نہ رہے بلکہ بڑھ جائے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ مسابقت الی الخیرات کا یہ جذبہ قابل قدر ہے نیز اس میں لاہور کے دیگر مخیر احباب کے لئے دعوت عمل ہے کہ وہ بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش فرمائیں اگر ان میں سے بعض ہمت کریں تو اس ریکارڈ کو بآسانی توڑ سکتے ہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے!

اعلان

میٹرک کے پرانے اور نئے کورسز کے طلبا اور طالبات کو دوبارہ مطلع کیا جاتا ہے کہ ۵ جنوری ۶۳ء سے کورسز پھر نئے سرے سے پڑھائے جا رہے ہیں انگریزی اور تاریخ جغرافیہ میں باقاعدہ کوچنگ دی جا رہی ہے طالبات کے لئے باقاعدہ پردے کا انتظام ہے ضرورت مند اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ (سید عبد الجلیل ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر محلہ دار الصدر۔ ربوہ)

معاصرین کیا کہتے ہیں

• فرقہ داریت کا عفریت • ولی را ولی مے شناسد
• چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو گورنر جنرل بننے کی پیشکش

نوٹ :۔ ضروری نہیں کہ ہر امر میں ادارہ ان مندرجات سے متفق ہو۔

فرقہ داریت کا عفریت

تعصب، اشتعال، منافرت اور اپنے سوا سبھی کو گمراہ اور خدا و دین سے بے تعلق سمجھنا، یہ وہ فرقہ داریت ہے جسے قرآن نے ممنوع قرار دیا اور یہود و نصاریٰ کی جہالت و گمراہی کا ایک اہم سبب اسی عصبیت کو بتایا۔

پاکستان میں فرقہ داریت کا عفریت ایک عرصے سے تباہی مچائے ہوئے ہے، اس جاہلی عصبیت نے بڑے بڑے لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر مجبور کر دیا اور جن کا مقام یہ تھا کہ وہ اپنے بیگانے کی تمیز کے بغیر شہداء بالحق ہوتے اور قرآن کی زبان میں ولو علیٰ انفسکم (خواہ اپنے ہی خلاف انہیں اظہار رائے کیوں نہ کرنا پڑے) وہ حق و عدل کی بات ہی کہتے اور ناانصافی و ناحق بات کی مخالفت کرتے لیکن انہوں نے بھی حق کے مقابلے میں اپنے اور بیگانے کے امتیاز کو ترجیح دی اور ایسی ایسی باتوں کی پرجوش حمایت ان سے سرزد ہوئی جن باتوں کو ختم کرنا ان کے فرائض میں شامل تھا اس صورت حال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عصبیت اور فرقہ داریت ایک ایسا اندھا فتنہ ہے جس میں عقلمند حیران ہو جاتا ہے اور دانش ور بے عقلی کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

پچھلے دنوں حکومت کے اعلیٰ حلقوں کی مداخلت سے یہ توقع ہونے لگی تھی کہ کم از کم اخبار نویس حضرات اپنے قلم کو قابو میں رکھیں گے اور جو سطحیت پچھلے دنوں سے اختیار کی گئی ہے وہ ترک کر دی جائے گی لیکن ان دو ہفتوں میں جو اخبارات دیکھنے میں آئے ہیں اگرچہ وہ اس درجہ اشتعال انگیز تو نہیں ہے جس درجے میں وہ سرکاری فہمائش سے پہلے تھے تاہم ایسا مواد سبھی فرقوں کے اخبارات میں موجود ہے جو اس آگ کو بھڑکانے والا ہے جسے بجھانے کی ضرورت کا احساس و اعتراف سبھی نے کیا تھا۔

اخبارات کی اس روش کے ساتھ ساتھ بعض مقامات پر بعض فرقوں کے جاہل ارکان نے فساد انگیزی بھی شروع کر دی ہے چنانچہ اس ہفتے سندھ کے ایک قصبے میں عین اس وقت جب کہ اہلحدیث حضرات مصروف نماز تھے بریلوی گروہ کے مسلح افراد نے ان پر حملہ کیا اور بہت سے نمازیوں کو زخمی کر دیا۔

اس قسم کے واقعات کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ جس شخص یا گروہ نے قانون شکنی کی ہے، ظلم و تعدی کا طرز عمل اختیار کیا اور ملک میں بدامنی پیدا کی ہے اسے بغیر کسی رو و رعایت کے سزا دی جائے اور ایسا سخت رویہ اختیار کیا جائے جس سے فسادیوں کی یہ جرأت ختم ہو جائے کہ وہ جب اور جہاں چاہیں فتنہ پھیلانا شروع کر دیں۔

دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ یہ عصبیت جاہلیت کہ ایک فرقہ دوسرے فرقے کو اس حد تک بے دین اور گمراہ خیال کرے کہ وہ اسے بحالت نماز مار پیٹ سے بھی باز نہ آئے اور خدا کے نام پر بنائی ہوئی مسجد کے تقدس و احترام کو بھی نظر انداز کر کے قتل و غارت کا مرتکب ہو یہ طرز عمل اس حقیقت کا غماز ہے کہ اسلام کے نام پر جاہلیت کی تبلیغ و اشاعت نے لوگوں کو اندھا کر رکھا ہے اور فرقوں کی جارحیت نے امت واحدہ کے تصور کو مغلوب کر لیا ہے ـــــ اب اس کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں کہ از سر نو بڑے وسیع پیمانے پر امت کے افراد میں امت ہونے کا عقیدہ راسخ کیا جائے اور اسلام کے مبادیات کی دعوت و تبلیغ اس انداز سے کی جائے کہ عوام میں دینی شعور بھی بیدار ہو اور اخوت اسلامی کا احساس بھی پیدا ہو۔

(المنبر ۲۳ دسمبر ۶۲ء)

ولی را ولی مے شناسد

پاکستان کی مشہور رقاصہ مادام آزوری کے متعلق ہم اب تک صرف یہ جانتے تھے کہ وہ راگ ودیا اور ناچ ودیا میں درجہ اجتہاد رکھتی ہیں مگر ان سے اخبار نویسوں نے حال ہی میں جو گفتگو کی ہے اس سے تو اندازہ ہوا کہ وہ ماشاء اللہ کتاب و سنت کے معارف و اسرار میں بھی مجتہد العصر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ گفتگو کے دوران میں کسی بے وقوف نے ان سے سوال کر ڈالا تھا کہ حضرات علماء تو رقص کے خلاف شریعت بتاتے ہیں اور آپ اکبر مرحوم کے شیخ کی طرح خلاف شرع تھوکتی بھی نہیں۔ پھر یہ رقص کیا معنی اور رقص کی اکادمی کا کیا مطلب؟ اس پر مادام آزوری نے جواب دیا کہ ان کے رقصوں کا مسلم کلچر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

اسی بے وقوف نے کہا مگر مولانا مودودی تو اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں۔ مادام نے چمک کر جواب دیا ان کا انکار حقیقت سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر لیں تو مجھے یقین ہے وہ اپنی حق پسندی کی بناء پر اپنی رائے تبدیل کر لیں گے اور میں اپنی منڈلی کے ساتھ رقص کا مظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے سنا نہیں شاعر کہہ گیا ہے ؏

چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مادام آزوری نے جس دم داسے کیا تھا اسلامی شریعت کے فرمودات کے بارے میں رقص کے حق ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہیں شریعت اسلامی میں درجہ اجتہاد پر فائز ہونے کا یقین ہے ورنہ اس اعتماد کے ساتھ مولانا مودودی کے فکر و نظر کو چیلنج نہ کرتیں۔ (ایشیا ۵ جنوری ۶۳ء)

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو گورنر جنرل بننے کی پیشکش

شریف فاروقی نمائندہ خصوصی روزنامہ نوائے وقت مقیم لنڈن رقمطراز ہیں :۔

"لندن۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری ظفر اللہ خان کو دولت مشترکہ کے ایک ملک نے گورنر جنرل بننے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش انہیں نیو یارک میں ادارہ اقوام متحدہ کے مرکز میں اس ملک کے نمائندہ کی معرفت کی گئی ہے۔ غالباً یہ پہلا موقع ہے کہ دولت مشترکہ کے ملک نے برطانیہ کے شاہی خاندان کے باہر اتنے بڑے اعزاز کی پیشکش کی ہو۔ ظفر اللہ خان اس پیشکش پر غور کر رہے ہیں اور انہیں اس مقصد کے لئے صدر پاکستان سے مشورہ کرنا ہوگا۔ غالب امکان یہی ہے کہ وہ اس عہدہ جلیلہ کو قبول کرنے سے اظہار معذرت کر دیں گے لیکن اگر وہ اس پیشکش کو قبول کر لیں اور یہ معاملہ عملی صورت اختیار کرے تو تاریخ کا ایک انوکھا واقعہ ہوگا۔ اس لحاظ سے بھی یہ واقعہ منفرد حیثیت کا حامل ہوگا کہ کسی مشرقی ملک کا باشندہ کسی مغربی ملک کا سربراہ مملکت قرار پائے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل اسمبلی کے صدر جنوری میں مختلف افریقی اور ایشیائی ملکوں کا دورہ کر کے واپس نیو یارک پہنچ جائیں گے۔ آپ گزشتہ ہفتہ صدر پاکستان کی ہدایت پر اپنے مقررہ پروگرام سے پہلے پاکستان روانہ ہونا پڑا تھا۔"

(نوائے وقت ۳۱ دسمبر ۶۲ء)

"کشمیر میں اقوام متحدہ کے نظم و نسق کی تجویز ناقابل عمل ہے" (ایوب)

پاکستان غیر جانبدار بلاک میں شامل نہیں ہوگا، خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی"

نیویارک ۶ جنوری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا پرامن تصفیہ ممکن ہے اور یہ تجویز قابل عمل ہے کہ اقوام متحدہ کشمیر کا نظم و نسق سنبھال لے صدر ایوب نے کہا ہے کہ فی الحال میرے دورہ پیکنگ کی کوئی تجویز نہیں ہے اور اس امر کا بھی کوئی امکان نہیں ہے کہ پاکستان مستقبل قریب میں غیر جانبدار ممالک کے بلاک میں شامل ہو جائے گا!

صدر ایوب خان نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں (جو ایوان صدر کراچی میں ریکارڈ کیا گیا اور آج رات یہاں پیش کیا گیا) کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے یہ بات کہ ہم کمیونسٹ چین سے اپنی سرحدوں کا تصفیہ چاہتے ہیں ہماری خارجہ پالیسی کا ایک حصہ ہے یہ بات ہماری اس خواہش کا بھی حصہ ہے کہ ہم اپنے ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم رکھیں چین بھی ہمارا ہمسایہ ہے اور اسی پالیسی کی بنیاد پر ہم تصفیہ کی کوشش کر رہے ہیں لیکن پیشتر اس کے کہ چین اور پاکستان میں کوئی باہمی سمجھوتہ ہوتا چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ کے باعث کچھ واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ مغربی ملکوں کی جانب سے بھارت کو تیزی سے ہتھیاروں کی سپلائی سے دو اسباب کی بناء پر پاکستانیوں کو تشویش لاحق ہوئی پہلی یہ کہ پاکستان کے لوگ امریکہ اور برطانیہ کے دوست تھے لیکن ان ملکوں نے بھارت کو اسلحہ دینے کے بارے میں پاکستان سے مشورہ کرنے کی پرواہ تک نہ کی۔

ہم اپنے دوست ملکوں کی خارجہ پالیسی کے بارے میں حق تنسیخ یا اس قسم کی کسی بات کا دعویٰ نہیں رکھتے لیکن ہم یہ جاننے کا حق رکھتے تھے کہ امریکہ اور برطانیہ اس قسم کے بحران کے موقع پر کیا کرنا چاہتے ہیں انھوں نے بڑی مقدار میں بھارت کو اسلحہ دیئے۔ چین کے مقابلہ میں بھارت کی فوجوں کی شکست کی وجہ یہ نہیں تھی کہ ان کے پاس اسلحہ نہیں تھے بلکہ بھارتی فوج کی شکست کے کئی اور اسباب تھے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ بھارت چین سے جنگ کرنے کی کوئی حقیقی خواہش نہیں رکھتا اور پھر یہ کہ فوجی لحاظ سے ہمالیہ کے پہاڑی علاقہ میں کوئی فیصلہ کن جنگ لڑنے کا فیصلہ ایک حماقت کے مترادف ہوگا، امریکی براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندے چارلس آرنامٹ نے صدر سے دریافت کیا تھا کہ کئی مبصرین یہ خیال کرتے ہیں کہ پاکستان مغربی ملکوں سے دور اور کمیونسٹ چین کے قریب ہوتا جا رہا ہے بھارت کے حالیہ واقعات نے پاکستان کی بنیادی خارجہ پالیسی پر کس حد تک اثر ڈالا ہے یا اس میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

اقتصادی کونسل نے اسی ۸۰ کروڑ روپے کی ترقیاتی سکیموں کی منظوری دے دی

راولپنڈی ۶ جنوری۔ قومی اقتصادی کونسل کی انتظامیہ کمیٹی نے کل یہاں اپنے اجلاس میں پاکستان کے لئے انتالیس ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی ان میں مشرقی پاکستان میں ساحلی پشتوں کی تعمیر کی سکیم بھی شامل ہے جس پر ستاون کروڑ روپے خرچ ہونگے انتظامیہ کمیٹی نے مشرقی پاکستان کے لئے جن سکیموں کی منظوری دی ہے ان میں ساحلی پشتوں ڈھاکہ میں ایٹمی توانائی مرکز اور ڈی ڈی ٹی کے کارخانہ کی تعمیر اور جنگلاتی تحقیقی لیبارٹری کی توسیع شامل ہیں کمیٹی نے تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ کے رن وے کی توسیع کی بھی منظوری دی۔

مغربی پاکستان کے لئے جن سکیموں کی منظوری دی گئی ہے ان میں پشاور کے جنگلاتی تحقیقی مرکز کی تنظیم نو اور ترقی اور کشمیری مہاجرین کے لئے میرپور کے نئے شہر اور دو بستیوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔ کمیٹی نے میانوالی لفٹ اریگیشن سکیم اور کراچی میں رہائشی قطعات کی فراہمی کے لئے کلفٹن کے علاقہ کو ترقی دینے کی سکیم کی بھی منظوری دی!

بوگرہ ڈیڑھ ماہ بعد چین جائیں گے

راولپنڈی ۶ جنوری۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے کل یہاں کہا کہ میں قریباً ڈیڑھ ماہ بعد چین جاؤں گا آپ نے کہا دورہ کی تاریخ صدر ایوب مقرر کریں گے وزیر خارجہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے دورہ چین کی کوئی حتمی تاریخ مقرر ہو گئی ہے! مسٹر محمد علی نے کہا اس کا دارومدار چین اور پاکستان کے سرحدی سمجھوتہ کی آخری شکل دینے کے متعلق کارروائی کی رفتار اور اس سلسلہ میں دستاویزات کی تکمیل پر ہے توقع ہے کہ یہ کارروائی پانچ چھ ہفتوں تک مکمل ہو جائے گی۔

سیاسی جماعتوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی

کراچی ۶ جنوری۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے قانون میں اس غرض سے ترمیم کی جائے گی کہ ایبڈو زدہ سیاست دانوں کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے باز رکھا جائے۔

وزیر داخلہ حبیب اللہ خاں نے جو کراچی کے دو روزہ دورہ پر کل راولپنڈی سے یہاں پہنچے تھے اس اطلاع کی تردید کرنے سے انکار کر دیا کہ سیاسی جماعتوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی۔ (اے پ)

کیوبا کے پاس پانچ سو میزائل ہیں

واشنگٹن ۶ جنوری۔ امریکی محکمہ خارجہ کے حکام نے بتایا ہے کہ امریکی ادارہ سراغرسانی کے اندازہ کے مطابق کیوبا کے پاس اس وقت پانچ سو طیارہ شکن میزائل اور سو سے زیادہ "مگ" لڑاکا طیارے ہیں۔

لداخ میں چوشل کے قریب چینی فوجوں کی نقل و حرکت

بھارت نے مقبوضہ کشمیر سکم اور آسام میں مزید فوجی کمک بھیج دی

نئی دہلی ۶ جنوری۔ بھارت کے شمال مشرقی سرحدی علاقے میں چینی فوجیں میک موہن لائن تک ہٹ گئی ہیں اور بعض مقامات پر میک موہن لائن سے بھی پیچھے چلی گئی ہیں۔ بھارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ اس وقت صرف ضلع توانگ کا کچھ حصہ چینیوں کے قبضہ میں ہے۔ توانگ جو علاقہ کا صدر مقام اور بدھوں کا مقدس مقام ہے۔ میک موہن لائن سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

چینی فوج جس مقام پر بہت زیادہ اندر گھس آئی ہے وہ والونگ ہے جو برما کی سرحد کے نزدیک واقع ہے۔ چینی فوج والونگ کو فتح کرکے اس مقام تک پہنچ گئی تھی۔ جہاں سے آسام کے تیل کے چشموں کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ والونگ کے علاقہ سے بھی تمام چینی فوج سرحد سے واپس چلی گئی ہے بھارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ لداخ کے علاقہ میں چینی فوج کی واپسی کی ابھی کوئی علامت نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چوشل کے نزدیک چینی فوج کی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر، مشرقی پنجاب، سکم اور آسام میں بڑی تعداد میں فوجیں جمع کر لی ہیں۔ بھارتی حکومت کو خطرہ ہے کہ سردی کم ہوتے ہی پھر جنگ شروع ہو جائے گی۔ یہاں عام خیال یہ ہے کہ اگر بھارت لداخ پر چین کے دعوے کو تسلیم کر لے تو چین اس کے جواب میں میک موہن لائن کو بھی تسلیم کر لے گا۔

تحصیل چنیوٹ کے زمینداروں کے ایک وفد کی کمشنر سے ملاقات

لائلپور ۶ جنوری کل جب کمشنر صاحب دورہ پر لائلپور آئے تو تحصیل چنیوٹ کے زمینداروں کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کرکے اس علاقے میں گنے کی کاشت کو نقصان سے بچانے سے متعلق بعض امور ان کی خدمت میں پیش کئے وفد میں چنیوٹ ربوہ اور لالیاں وغیرہ کے زمیندار شامل تھے۔ وفد نے کمشنر کو بتایا کہ تحصیل چنیوٹ کا علاقہ سیم زدہ اور پسماندہ ہے۔ اس میں صرف گنا کی فصل ہی اچھی ہوتی ہے اور زمینداروں نے زر کثیر خرچ کرکے بنجر زمینوں کو آباد کیا ہے اس لئے کریسنٹ شوگر مل لائلپور کو جو اس علاقہ کے قریب واقع ہے مستقل طور پر اجازت دی جائے کہ وہ اس علاقے سے جو مقررہ زون سے باہر ہے گنا خرید سکے وفد نے بتایا حکومت نے ۱۹۶۲-۶۳ء میں مل کو گنا خریدنے کی اجازت دی ہے۔ اس علاقے کے زمینداروں کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ سال بھی یہی پالیسی برقرار رکھی جائے۔ کمشنر نے جملہ مطالبات کو ہمدردی سے سنا اور سفارش کے ساتھ حکومت کے پاس پیش کرنے کا وعدہ فرمایا۔ (نامہ نگار)

حبیب بورقیبہ صحت یاب ہوگئے

تونس ۶ جنوری۔ صدر تونس مسٹر حبیب بورقیبہ نے قومی اسمبلی کے ممبروں کو ایک ملاقات میں بتایا کہ اب میں مکمل طور پر صحتیاب ہو گیا ہوں۔ بورقیبہ گزشتہ دس روز سے مسوڑھوں میں پھوڑے کی تکلیف میں مبتلا تھے اور ان کے معالج نے بتایا تھا کہ یہ پھوڑا مہلک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ مسٹر بورقیبہ ابھی اپنی قیامگاہ پر زیر علاج ہیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر ابن حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم جو پچھلے دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے اب آہستہ آہستہ ہوش میں آ رہے ہیں۔ دماغ کی شریانوں کا X Ray لیا گیا جس میں بفضلہ تعالیٰ کوئی خرابی نہیں پائی گئی۔

احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو ہر قسم کی دماغی خرابی سے محفوظ رکھے اور جلد کامل صحت بخشے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از ربوہ

بھارت کو ایران کا مشورہ

تہران ۶ جنوری ایک مقامی ہفت روزہ اخبار "ڈپلومیٹ" نے اپنی ۳ جنوری کی اشاعت میں بھارت کی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے انعقاد کی تجویز کو مان لے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان مسئلہ کشمیر کے تصفیے کی بات چیت شروع ہو چکی ہے لیکن بھارت پھر بھی کشمیر پر زبردستی قبضہ جمائے بیٹھا ہے اور وہاں کے عوام کی دلی خواہش کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔